© rasailojaraid.com

شعورِ نبوت اور شعورِ ختمِ نبوت، (ب) مقصودِ نبوت و رسالت محمدیؐ، یہ دونوں ابواب پس منظری مطالعے کی حیثیت سے کتاب کا حصّہ ہیں۔

تیسرے باب 'انبیاے کرامؑ اقبال کی نظر میں' ۱۶ انبیاے کرام کا تذکرہ شامل ہے۔ حضرت خضرؑ کو ایک بڑا طبقہ پیمبروں کی صف میں شمار کرتا ہے۔ ان کا ذکر بھی کلامِ اقبال میں ملتا ہے۔ مقالہ نگار نے ان کا ذکر نہیں کیا اس کی وجوہ اور اختلافی آرا کا تذکرہ ضرور ہونا چاہیے تھا۔

۳۲۵ صفحات کی زیرِنظر کتاب میں مقالہ نگار کا طریقہ تحقیق یہ ہے کہ پہلے اقبال کے اُن اشعار کو درج کیا گیا ہے جن میں متعلقہ نبی کا تذکرہ ہے۔ پھر قرآنِ پاک کی متعلقہ آیات دی ہیں۔ اس کے بعد ہر نبی کی سوانح اور اس سوانح کو مدنظر رکھتے ہوئے شعرِ اقبال کے پس منظر میں موجود تصور اخذ کیا گیا ہے۔ اس عمل میں اقبال کی نثری تحریریں بھی مصنفہ کے پیش نظر رہی ہیں۔ حسبِ موقع مختلف ماہرین اقبال کی آرا بھی استعمال کی گئی ہیں۔

باب ۴ کا عنوان ہے: 'اقبال کی فکر پر انبیاے عظام کے اثرات'۔ آخری باب ۵ 'حاصلِ بحث' میں تمام مباحث کو سمیٹ دیا گیا ہے۔ بقول مقالہ نگار: [اقبال نے] سلسلۂ نبوت کی نمایندہ ہستیوں (انبیاے کرامؑ) کا ذکر کر کے ثابت کیا ہے کہ اِن انبیا کا سرچشمۂ علم، مصور و عرفان، اور منزل و سمت ایک ہے۔ نیز ان کا پیغامِ دعوت اور ان کے دستور العمل کی روح بھی ایک ہے اور ان سب میں اصولی اور بنیادی اختلاف ہرگز نہیں ہے۔ تمام انبیاے کرامؑ کی تعلیمات روحانی و معاشرتی تقاضوں سے بھرپور ہیں اور کارگاہِ حیات میں پیش آنے والی مشکلات کا حل ان کی بتائی ہوئی تعلیمات کی اطاعت و پیروی میں پوشیدہ ہے۔ اصل ضرورت صدقِ دل سے ان پر عمل کی ہے (ص ۲۴۷)۔ کہیں کہیں طوالت کا احساس ہوتا ہے، خصوصاً اوّلین دو ابواب میں یہ طرزِ تالیف اصولِ تحقیق سے مناسبت نہیں رکھتا۔ مجموعی طور پر یہ تحقیق محنت سے کی گئی ہے۔ (ساجد صدیق نظامی)

کتابیاتِ سرسیّد، ضیاء الدین لاہوری۔ ناشر: مجلس ترقی ادب، ۲-کلب روڈ، لاہور۔ صفحات: ۲۲۸۔ قیمت: ۱۶۰ روپے۔

مختلف علوم میں تحقیق، ترقی اور پیش رفت میں بہ حیثیت مجموعی اہلِ مشرق خاص طور پر اُردو دنیا، مغرب کے مقابلے میں خاصی پیچھے ہے۔ من جملہ دیگر اسباب کے ایک بڑی وجہ ان

© rasailojaraid.com